پاکستان کی موجودہ نازک ترین صورتحال سے نمٹنے کیلئے

ایم کیوایم کے قائدالطاف حسین کی جانب سے عوامی ریفرنڈم کرانے کا اعلان

لندن۔۔۔11 مئی 2011ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائدالطاف حسین نے ایک مرتبہ پھر قوم کومخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس وقت پوری قوم کا ہر ذی شعوراور محبِّ وطن پاکستانی خواہ اس کا کسی بھی مسلک، عقیدہ، فقہ، مذہب، رنگ ونسل، زبان، صوبہ یا علاقہ سے تعلق کیوں نہ ہو، وہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر انتہائی تذبذب، تشویش اور فکر مندی میں مبتلا ہے کہ اس وقت ملک جن نازک ترین حالات اور غیر یقینی صورتحال سے دوچار ہے ان نازک ترین حالات میں بھی انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے ملک کی بعض سیاسی اور مذہبی جماعتیں اوران کے رہنما قوم کی رہنمائی کرنے کے بجائے الزامات درالزامات کے ذریعہ اپنی اوراپنی جماعت کی نمبر اسکورنگ گیم میں لگے ہوئے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں اس نازک موقع پر ایک ایک سچے پاکستانی سے چند سوالات ایک عوامی ریفرنڈم کی شکل میں پیش کررہا ہوں جنکے جوابات کیلئے وہ ایم کیوایم کو بذریعہ ٹیلی فون، ای میل یا ملک بھر میں قائم ایم کیوایم کے کسی بھی قریبی علاقائی یونٹس، سیکٹرز آفس، علاقہ کے مرکزی دفاتر یا پھر ایم کیوایم کے مرکزی دفتر "90" پرتشریف لاکر اپنی رائے 17 مئی 2011ء تک جمع کرادیں تاکہ اس عوامی ریفرنڈم کی روشنی میں انکی آراء سے قوم کوآگاہ کیا جاسکے۔

11 ستمبر 2001ء کوامریکہ کے شہر نیویارک میں Twin Towers پر ہونے والے اندوہناک سانحات، برطانیہ کے شہر لندن میں 7 جولائی 2005ء کو ہونے والے دہشت گردی کے ہولناک سانحہ پر یا پھر اسپین کے شہر میڈرڈ سمیت دنیا کے دیگر ممالک میں ہونے والے دہشت گردی کے بڑے بڑے واقعات پر ان ممالک کی نمایاں اور بڑی بڑی سیاسی جماعتوں نے اپنے ملک کے حکمرانوں، مسلح افواج یا انتہائی حساس اداروں اوران کے سربراہوں کو ان واقعات کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان حساس اداروں کے خاتمہ، ان کے سربراہوں کی برطرفی اور وہاں کی موجودہ حکومت کا خاتمہ کرنے کا مطالبہ کیا؟ ان ممالک کی اقوام اور وہاں کی سیاسی جماعتوں نے دہشتگردی کے ان واقعات پر کس قسم کے ردعمل اور اقدام اٹھانے کا مطالبہ کیا؟ میرے سوالات درج ذیل ہیں۔ ان سوالات پر اپنی رائے سے آگاہ کرنے کے لئے "ہاں" یا "نہیں" پر "Tick" کا نشان لگا کر اپنے مؤقف کا اظہار کریں۔

سوال نمبر 1: امریکہ، برطانیہ، اسپین اور دیگر ممالک کے عوام نے اپنے ممالک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات پر تمام تر سیاسی اور نظریاتی اختلافات کو پس پشت رکھ کر وسیع تر قومی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے دہشت گردی کے ذمہ دار افراد اوران کی جماعتوں کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا؟

ہاں .... نہیں............

سوال نمبر 2 : یا پھر دہشت گردی کے واقعات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی جماعتوں کی اسکورنگ بڑھانے اور فائدہ اٹھانے کا مظاہرہ کیا؟

ہاں............ نہیں............

سوال نمبر 3 : کیا ان ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم نے دہشت گردی کے ان بڑے واقعات اور انتہائی اہم اور حساس واقعات کے دوران یا فوراً بعد غیر ملکی دورے کئے؟

ہاں .... نہیں ....

سوال نمبر 4 : یا دہشت گردی کے نمودار ہونے والے ان سانحات کے دوران اگر ان ممالک کے صدور اور وزرائے اعظم غیر ملکی دورے پر تھے تو وہ فوراً غیر ملکی دورے ملتوی کرکے اپنے اپنے ممالک واپس آئے یا دورے جاری رکھے؟

A۔ دورے ملتوی کرکے فوراً واپس آئے .... B۔ دورے جاری رکھے ....

سوال نمبر 5 : کیا ان ممالک کی عوام نے وہاں رونما ہونے والے دہشت گردی کے واقعات یا پھر اچانک ہونے والے انتہائی اہم اور حساس واقعات پر اپنے اپنے ملک کی مسلح افواج، حساس اداروں اوران کے سربراہوں کی برطرفی یا ان کے خلاف ایکشن لینے کا مطالبہ کیا؟

ہاں .... نہیں............

سوال نمبر 6 : کیا ہماری مسلح افواج اور حساس اداروں کو ملک کے 98 فیصد غریب اور متوسط طبقہ کا ساتھ دینا چاہیے یا پھر جاگیرداروں، وڈیروں، سرداروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کا ساتھ دینا چاہیے؟

A۔ 98 فیصد غریب اور متوسط طبقہ کا ساتھ دینا چاہیے ....

B۔ جاگیرداروں، وڈیروں، سرداروں اور بڑے بڑے سرمایہ داروں کا ساتھ دینا چاہئے ....

سوال نمبر 7 : پاکستانی قوم کو خودکش حملے اور دھماکے کرنے اور کرانے والے دہشت گردوں کیلئے کیا لائحہ عمل اپنانا چاہیے؟

A۔ خودکش حملہ آوروں اور دھماکے کرنے اور کرانے والوں کا ساتھ دینا چاہئے ....

B۔ خودکش حملہ آوروں اور دھماکے کرنے اور کرانے والے دہشت گردوں کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے ....

سوال نمبر 8 : کیا مسلح افواج اور حساس اداروں نے قدرتی سانحات، زلزلہ، سیلاب یا دیگر سانحات پر سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے آگے بڑھ کر خدمات انجام دیں؟

ہاں .... نہیں ....

سوال نمبر 9 : کیا ملک میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات، خودکش حملوں اور دھماکوں کے خلاف زیادہ آگے بڑھ کر جانی قربانیاں مسلح افواج، پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے اہلکاروں اور افسران نے دیں یا پھر ملک کی سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں نے دیں؟

A۔ مسلح افواج اور دیگر قانون کے محافظ اداروں کے اہلکاروں نے دیں ....

B۔ سیاسی اور مذہبی رہنماؤں نے دیں ....

سوال نمبر 10 : اگر امریکی حملہ آوروں کا پاکستان میں داخل ہو کر کاروائی کرنا ملک کی خودمختاری پر حملہ ہے تو پھر کیا ایک غیر ملکی اسامہ بن لادن کا پاکستان میں بغیر شہریت کے کئی برس قیام کرنا جائز تھا؟

A۔ دونوں یعنی امریکہ کا حملہ کرنا اور غیر ملکی اسامہ بن لادن کا پاکستان میں غیر قانونی طور پر قیام دونوں ہی پاکستان کی خودمختاری پر حملہ کے مترادف ہیں ....

B۔ صرف امریکہ کا حملہ کرنا غلط تھا ....

سوال نمبر 11 : کیا ملک میں ہونے والے ڈرون حملے حکومت، مسلح افواج اور حساس اداروں کی اجازت کے بغیر ہو رہے ہیں یا پھر ان کی اجازت اور مرضی سے؟

A۔ بغیر اجازت .... B۔ اجازت سے ....

سوال نمبر 12 : اگر ڈرون حملے حکومت اور مسلح افواج کی اجازت سے ہو رہے ہیں تو کیا حکومت اور مسلح افواج کو پوری قوم کو اس کی وجوہات سے آگاہ کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟

A۔ آگاہ کرنا چاہئے تھا .... B۔ آگاہ نہیں کرنا چاہئے تھا ....

سوال نمبر 13 : موجودہ نازک ترین اور انتہائی حساس حالات میں حکومت، اس کی حلیف جماعتوں، مسلح افواج اور اپوزیشن جماعتوں کو کیا کرنا چاہئے؟

A۔ ایک میز پر بیٹھ کر قوم کو اصل حقائق سے آگاہ کرنا چاہئے اور ایک نکتہ پر متحد ہونا چاہئے ....

B۔ ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہو کر ایک دوسرے کو صورتحال کا ذمہ دار قرار دینا چاہئے ....

سوال نمبر 14 : کیا پاکستان کو امریکہ کے ساتھ تمام تر تعلقات کو ختم کر کے اس سے باقاعدہ جنگ کا آغاز کر دینا چاہئے یا پھر دونوں ممالک کو ایک دوسرے کی ماضی کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نظرانداز کر کے نئے سرے سے بااعتماد اور پروقار تعلقات قائم کرنا چاہئیں؟

A۔ تعلقات ختم کر کے امریکہ سے جنگ شروع کر دینی چاہئے ....

B۔ ایک دوسرے سے نئے سرے سے بااعتماد اور پروقار تعلقات قائم کرنا چاہئے ....

سوال نمبر 15 : اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے بعد ہونے والے واقعات سے نمٹنے اور تمام تر ہونے والے نقصانات کے ازالے کے لئے اب فی الفور تمام قومی جماعتوں کی گول میز کانفرنس کا انعقاد کیا جائے جس میں مسلح افواج اور حساس اداروں کو بھی شامل کر کے ایک قومی لائحہ عمل بنانا چاہئے؟

A۔ قومی لائحہ عمل بنانے کیلئے فی الفور گول میز کانفرنس بلائی جائے ....

B۔ فی الفور گول میز کانفرنس کی کوئی ضرورت نہیں ....

سوال نمبر 16 : پاکستان جن نازک حالات سے گزر رہا ہے کیا اس کا تقاضہ نہیں کہ ہمیں افغانستان، ایران، بھارت اور چین سمیت تمام ممالک سے بااعتماد تعلقات کے قیام کیلئے ازسرنو پالیسی اور حکمت عملی بنانی چاہئے؟

A۔ بااعتماد تعلقات کے قیام کیلئے ازسرنو پالیسی اور حکمت عملی بنانی چاہئے............

B۔ تمام پڑوسی ملک سے جنگ شروع کرکے اوران ممالک پر قبضہ کرکے اپنی حکومت بنانی چاہئے............

سوال نمبر 17 : کیا اب ملک میں نئے اور مثبت پرامن انقلاب کے لئے پوری قوم کو تیار اور متحد ہوجانا چاہئے؟

A۔ ہاں فی الفور متحد ہوجانا چاہئے............

B۔ اپنی اپنی سیاسی جماعتوں کواصل محبّ وطن قرار دینے کا رویہ جاری رکھنا چاہئے............

کئی دن کی سوچ بچار کے بعد میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں اس کی تفصیلات انتہائی تکلیف دہ ہیں لیکن میں نے موجودہ نازک ترین حالات میں یہی مناسب جانا کہ میں قوم کے سامنے سوالات کی شکل میں نہ صرف انہیں غوروفکر کی دعوت دے سکوں بلکہ خود بھی قوم کے جوابات سن کر اور پڑھ کر اپنے آئندہ کے بارے میں کوئی نئی حکمت عملی اختیار کرنے اور سوچنے کا مواد حاصل کرسکوں۔ بہرحال میں آخر میں صرف اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ ہمارا پیارا ملک ایک مرتبہ دولخت ہوچکا ہے اب ہماری ہر کوشش اور ہر عمل یہی ہونا چاہئے کہ باقی ماندہ پاکستان قائم ودائم رہے اور ہم ماضی کی غلطیوں کا نہ صرف ازالہ کریں بلکہ ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے ایک نئے سرے سے آئندہ کی پالیسیاں ملک اور ملک کے لازوال استحکام، ترقی اور خوشحالی کے ساتھ نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ اپنائیں۔

جناب الطاف حسین نے ایک مرتبہ پھر قوم، سیاسی ومذہبی جماعتوں اوران کے رہنماؤں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ ملک کے موجودہ نازک ترین حالات کے پیش نظر اللہ اور رسول کے واسطے اپنے اختلافات ختم کرکے ایک ہوجائیں اور ملک کو درپیش خطرات اور حالات سے نکالنے کیلئے کسی ایک لائحہ عمل پر متفق ہوجائیں اور اتحاد کا مظاہرہ کریں۔

جناب الطاف حسین نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی رائے سے آگاہ کرنے کیلئے ایم کیو ایم کے مرکز نائن زیرو کے ٹیلی فون نمبر 36313690 اور 36329900 فیکس نمبر 36329955 اور ای میل ایڈریس mqm@mqm.org پر رابطہ کرسکتے ہیں۔ اسکے علاوہ عوام ملک کے ہر شہر اور ہر علاقہ میں قائم آفس پر رابطہ کرکے اس سوال نامہ پر مبنی فارم کو پر کرکے اپنی رائے سے آگاہ کرسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆